مقالات

جناب عبد الغفور عاجز

اسلام کا اخلاقی فلاحی نظام اور ہمارا کردار

دورِ حاضر کا تقریباً ہر معاشرہ بے چینی و اضطراب اور عدم طمانیت کا شکار ہے۔___ غیر مسلم معاشرے اگر اپنے وضعی نظاموں کے ہاتھوں پریشان ہیں، تو اسلامی معاشرے اسلامی تعلیمات کو فراموش کر دینے کے نتیجہ میں سکون و عافیت سے ناآشنا!___ حالانکہ بات بالکل سادہ سی ہے کہ اسی ذات کا بنایا ہوا نظام ہماری فلاح کا ضامن ہو سکتا ہے، جس نے ہمیں پیدا کیا ___ جو صرف ہمارا ہی خالق نہیں، ہماری ضروریات و نفسیات اور ہماری طبائع کا خالق بھی ہے اور ان سے خوب خوب واقف بھی:

"اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَ هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ"

(الملک: ۱۴)

"بھلا کیا وہی نہ جانے گا، جس نے (سب کچھ) پیدا کیا، حالانکہ وہ تو بڑا باریک بین، بڑا ہی باخبر ہے"

کاش اتنی سی بات ابنِ آدم سمجھ لے تو نہ صرف اس کی دنیوی زندگی مسرتوں کا گہوارہ بن جائے، بلکہ آخرت میں بھی وہ "لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ" کی بشارتوں سے شادکام ہو ___ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَکٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ___ الاٰیة" (الاعراف: ۹۶)

"اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم زمین و آسمان کی برکتوں (کے دروازے) ان پر کھول دیتے!"

اسلام، جس کا معنیٰ ہی سلامتی ہے، انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کی اصلاح کے علاوہ اخلاقیات پر بھی بھرپور توجہ دیتا ہے۔ اور اس سلسلہ میں وہ انسانی اعضاء

وجوارح کے ساتھ ساتھ انسان کے دل و دماغ کو بھی اپنی مثالی تعلیمات کا پابند بناتا ہے ـــــــ مثلاً حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحت کے حوالے سے اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

"وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ط إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ه وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ـــــــ الآية!" (لقمان : ۱۸)

"(ازراہِ غرور) لوگوں سے گال نہ پھلانا اور زمین میں اکڑ کر نہ چلنا۔ اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتے۔ اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرنا اور اپنی آواز کو (بھی) پست رکھنا۔"

ـــــــ ملتِ اسلامیہ کے افراد سے متعلق اسلام نے یوں اخلاق برتنے کی تاکید فرمائی ـــــــ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ـــــــ الآية!" (الحجرات: ۹)

"اگر مومنوں میں سے دو فریق آپس میں لڑ پڑیں، تو ان میں صلح کرادو۔"

پھر فرمایا:

"إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ج وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ه يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَى أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ ج وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ط بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ج وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ؛" (الحجرات : ۱۰-۱۱)

"مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں، لہٰذا اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے ـــــــ مومنو! کوئی قوم

کسی قوم سے تمسخر نہ کرے، ممکن ہے کہ وہ لوگ (جن کا تمسخر اڑایا جا رہا ہے) ان (تمسخر اڑانے والوں) سے بہتر ہوں —— نہ ہی عورتیں، عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ ان (تمسخر اڑانے والیوں) سے اچھی ہوں۔ اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو، کہ ایمان لانے کے بعد برا نام (رکھنا) گناہ ہے —— اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔"

—— غیر مذاہب والوں سے حسن سلوک کے سلسلہ میں راہنمائی دیتے ہوئے فرمایا:

"لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ۔" (الممتحنہ: ۸)

"جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے جنگ نہیں کی اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا، ان کے ساتھ بھلائی اور انصاف کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں منع نہیں فرماتا، اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔"

—— پاس امانت اور عدل و انصاف کا حکم یوں دیا:

"اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ۔ الآیۃ!" (النساء: ۵۸)

"اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو، اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو!"

—— قرآن مجید میں اس سلسلہ کی بہت سی آیات موجود ہیں، بخوف طوالت ہم انہی پر اکتفار کرتے ہیں۔

قرآن مجید کے بعد جب ہم صاحب قرآن کی طرف دیکھتے ہیں تو امام مالکؒ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے:

"بعثت لاتمم مکارم الاخلاق۔"

"میں مکارمِ اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث کیا گیا ہوں۔"

یعنی آپؐ کے خاص مقاصدِ بعثت میں سے اصلاح بین الناس اور حسنِ اخلاق کی تعلیم بھی ہے۔ آپؐ نے ہمیں بتلایا کہ اچھے اخلاق، عمدہ صفات اور ستھری عادات ہی ایک مومن کے ایمان کو مکمل کرتی ہیں:

"اکمل المؤمنین ایماناً احسنھم خلقاً" (ترمذی)

"مومنوں میں سے کامل ایمان اس کا ہے، جس کا خلق سب سے اچھا ہے۔"

گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان و اخلاق کو لازم و ملزوم قرار دیا ——— ایمان ہوگا تو اخلاق ہوگا، اور اخلاق ہوگا تو ایمان بھی ضرور ہوگا ——— اخلاق سے خالی انسان ایمان کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

ایک موقع پر اخلاقِ حسنہ کی تعلیم دیتے ہوئے آپؐ نے فرمایا:

"اِنَّ الرَّجل لیدرك بحسن خلقه درجة قائم اللیل وصائم النهار"

"انسان حسنِ اخلاق کی بنا پر وہ درجہ پا سکتا ہے، جو رات کو قیام کرنے اور دن میں روزہ رکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔"

اسلام میں نماز اور روزہ کی جو حیثیت ہے، ظاہر و باہر ہے۔ لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کبھی کبھی اخلاقِ حسنہ کو بھی ان عبادات کے قائم مقام ہونے کا شرف حاصل ہو جاتا ہے۔ اسلام میں اخلاق ہی وہ معیار ہے، جس سے انسانوں کے مابین درجہ اور رتبہ کا فرق نمایاں ہوتا ہے ——— ارشادِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"خیارکم احسنکم اخلاقاً" (بخاری، کتاب الادب)

"تم میں سے اچھا وہ ہے، جس کا اخلاق اچھا ہے۔"

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے:

"ما من شئ یوضع فی المیزان اثقل من حسن الاخلاق فان صاحب حسن الخلق لیبلغ به درجة صاحب الصوم والصلوٰۃ" (ترمذی)

"میزان میں حسنِ اخلاق سے بھاری کوئی چیز نہ ہوگی، کیونکہ اخلاقِ حسنہ کا مالک

اپنے حسنِ خلق سے روزہ رکھنے اور نماز پڑھنے والے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔"
بندے کو اللہ ربّ العزت کی طرف سے جو کچھ ملا ہے، حسنِ اخلاق کا عطیہ سب سے بڑھ کر ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"خیر ما اعطی الناس خلق حسن۔" (نسائی، ابنِ ماجہ)

"بہترین عطیہ جو لوگوں کو عطا کیا گیا، حسنِ خلق ہے۔"

حتیٰ کہ فرمایا:

"احب عباد اللہ الی اللہ احسنھم اخلاقاً۔"

"اللہ کے بندوں میں سے اللہ ربّ العزت کو سب سے پیارا وہ بندہ ہے، جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔"

——— رحم و مروّت کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا:

"من لا یرحم الناس لا یرحمہ اللہ۔" (مشکوٰۃ)

"جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ بھی اس پر رحم نہیں فرمائے گا۔"

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

"لیس منا من لم یرحم صغیرنا و لم یوقر کبیرنا۔" (ترمذی)

"جو شخص چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کی عزت نہیں کرتا، وہ ہم میں سے نہیں۔"

ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی شقاوتِ قلبی کی شکایت کی، تو آپؐ نے فرمایا:

"امسح رأس الیتیم و اطعم المسکین۔" (احمد)

کہ "یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کر اور مسکین کو کھانا کھلایا کر (تیرا دل نرم ہو جائے گا۔")

بدخلقی، مذمتِ بخل اور احسان جتلانے والے کے بارے میں ارشاد فرمایا:

"ولا یدخل الجنۃ خب ولا بخیل ولا منان۔" (ترمذی)

"بدخلق، بخیل اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔"

یعنی جہاں آپؐ نے یتیم و مسکین کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید فرمائی، وہاں یہ بھی بتلادیا کہ اگر تو کسی کے ساتھ بھلا کرے تو اپنے اس احسان کو جتلا کر اسے ضائع نہ کر لے اسی طرح بد خلق اور بخیل کو بھی ڈرایا کہ بداخلاقی اور بخل جنت سے محرومی کا باعث ہیں۔

——— اس کے برعکس، یعنی سخاوت و انفاقِ فی سبیل اللہ کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"السخاء شجرة فی الجنة فمن كان سخيا اخذ بغصن منها فلم يتركه الغصن حتى يدخله الجنة ——— الحديث"

"سخاوت جنت میں ایک درخت ہے، سخی اس درخت کی ایک شاخ کو پکڑ لے گا۔ اور یہ شاخ اسے اس وقت تک نہ چھوڑے گی، جب تک اسے جنت میں داخل نہ کر دے گی۔"

نیز فرمایا:

"الساعی علی الارملة والمساكين كالساعی فی سبيل الله واحسبه قال: كالقائم لا يفتر وكالصائم لا يفطر"

(صحیح بخاری)

"بیوہ عورت اور مساکین کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا ایسا ہے، جیسا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ——— راوی کہتے ہیں، غالباً آپؐ نے یہ بھی فرمایا: جیسے وہ نمازی جو نماز سے نہیں اکتاتا، اور ایسا روزہ دار جو روزے سے ناغہ نہیں کرتا۔"

محبت اور نفرت کا معیار یہ بتلایا کہ:

"ان احب الاعمال الی الله تعالیٰ الحب لله والبغض فی الله"

"بندوں کے اعمال میں سے پسندیدہ ترعمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ کی خاطر محبت اور اللہ ہی کی خاطر بغض ہے۔"

——— باہمی محبت و مروت اور اتحاد و اتفاق کے بارے ارشاد ہوا:

"ترى المؤمنين فی تراحمهم وتوادهم وتعاطفهم

كمثل الجسد اذا اشتكى عضو تداعى له سائر الجسد
بالسهر والحمّٰى۔" (متفق علیہ)

"(اے مخاطب) تو دیکھتا ہے کہ مومن ایک دوسرے پر مہربانی کرنے، باہمی مودت و مروت اور شفقت میں جسد واحد کی طرح ہیں کہ جس کا ایک عضو بیمار ہوتا ہے تو جسم کے باقی اعضاء بھی تپ اور بیداری میں اس کی موافقت کرتے ہیں۔"

ایک دوسری حدیث میں آپؐ نے مومنوں کے باہمی تعلق کی مثال ایک مضبوط عمارت سے بیان فرمائی ہے کہ جس کے بعض اجزاء، بعض کی مضبوطی کا ذریعہ بنتے ہیں!

——— اخلاقیات ہی سے متعلق آپؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

"ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تنافسوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا۔ الحدیث!" (صحیح بخاری)

یعنی "بدگمانی سے بچتے رہو، بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہے، کسی کی کمزوری کی ٹوہ میں نہ رہا کرو، جاسوسوں کی طرح کسی کے عیب معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو، ایک دوسرے سے منافست و حسد نہ کرو، کسی سے بغض و کینہ رکھو اور نہ ہی کسی سے قطع تعلق کرو ——— بلکہ اللہ کے بندو، آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو!

——— غصہ کرنے کی مذمت یوں بیان فرمائی:

"لیس الشدید بالصرعة انما الشدید الذی یملك نفسهٗ عند الغضب۔" (صحیح بخاری)

"پہلوان وہ نہیں جو دشمن کو پچھاڑ دے، بلکہ پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے تئیں قابو میں رکھے۔"

اسلامی اخوت کے بارے یوں ارشاد فرمایا:

"المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یسلمه ومن کان فی

حاجة أخيه كان الله في حاجته ومن فرّج عن مسلم كربةً
فرّج الله عنه كربة من كربات يوم القيامة ومن ستر
مسلمًا ستره الله يوم القيامة" (متفق عليه)

"مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ خود اس پر ظلم کرے، نہ اسے کسی ظالم کے حوالے کرے۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت میں اس کے کام آتا ہے، اللہ رب العزت اس کی حاجت روائی فرمائیں گے۔ اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت دور کرے گا، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت کے مصائب میں سے اس کی مصیبت دور فرمائیں گے ——— اسی طرح جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیب پوشی کرے گا، روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے"

رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ مومن نہ تو زبان سے حملہ کرنے والا ہوتا ہے نہ لعنت کرنے والا، نہ بد گوئی کرنے والا اور نہ ہی گالی بکنے والا ——— دوسری طرف اخلاقی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا:

"الكلمة الطيبة صدقة"

"اچھی اور شیریں بات صدقہ ہے"

یعنی یہ بھی حسنات کی ایک قسم ہے، جس پہ بندہ اجر و ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔

یہ ہیں اللہ ربّ العزت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات! ——— ایسے سنہری اصول بھلا اسلام کے علاوہ اور کہاں مل سکتے ہیں؟ ——— اسلام میں اخلاقیات کی تعلیم ایک انتہائی وسیع باب ہے، بلکہ سارا قرآنِ مجید ہی خلقِ عظیم کا داعی ہے ان تعلیمات کا احاطہ یہاں ممکن نہیں!

پھر یہ تعلیمات صرف زبان و بیان کی حد تک محدود نہیں رہیں، بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عملاً بھی اخلاقِ حسنہ کا عظیم نمونہ پیش فرمایا ——— حتیٰ کہ اللہ ربّ العزت نے ارشاد فرمایا:

"وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ" (القلم: ۴)

یعنی یقیناً آپ خلقِ عظیم کے بلند مرتبہ پر فائز ہیں۔ (جاری ہے)